رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳۰ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمن کا دل مجذوم ہے اور اس کی آنکھیں بینائی سے محروم

میں خوب جانتا ہوں۔ کہ میرے مخالفوں کے ہاتھ میں محض ایک پوست ہے جس میں کیڑا لگ گیا ہے۔ وہ مجھے کہتے ہیں۔ کہ میں مغز کو چھوڑ دوں۔ اور ایسے پوست کو میں بھی اختیار کر لوں۔ مجھے ڈراتے ہیں۔ اور دھمکیاں دیتے ہیں۔ لیکن مجھے اسی عزیز کی قسم ہے جس کو میں نے شناخت کر لیا ہے۔ کہ میں ان لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ مجھے اس کے ساتھ غم بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے ساتھ خوشی ہو۔ مجھے اس کے ساتھ موت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کو چھوڑ کر لمبی عمر ہو۔ جس طرح آپ لوگ دن کو دیکھ کر اس کو رات نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح وہ نور جو مجھ کو دکھایا گیا۔ میں اس کو تاریکی نہیں خیال کر سکتا۔ ...... اندھا دشمن یونہی بکواس کرتا ہے۔ اس کو خدا کی خبر نہیں۔ اس کا دل مجذوم ہے۔ اور آنکھیں بینائی سے محروم۔ ان لوگوں کا علم صرف اس حد تک ہے۔ کہ ظنیات کا بُت پوج رہے ہیں۔ جو کچھ ہے۔ ان کے نزدیک یہی بُت ہے۔ اس سے آگے ان کی قسمت میں کچھ نہیں۔ اُس خدا سے جو اپنی تازہ قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ لوگ محض محروم ہیں۔ اور اس اندھے کی طرح کہ آگے قدم رکھتے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸۔ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل رہتی ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

بھائی محمود احمد صاحب جو نہایت مخلص اور متقی احمدی ہیں۔ بعارضہ بخار بہت بیمار رہے۔ ان کے لئے دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب کو سرگودہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار عقیدت

جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۲۸ جون - آج بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں مقامی احمدیوں کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا - جس میں حضرت میر صاحب نے نہایت لطیف افتتاحی تقریر فرمائی - جس میں خوارج کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ نمازیں پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے - زکوٰۃ دیتے تھے - فریضہ حج ادا کرتے تھے - مگر باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ دین سے انہیں کوئی وابستگی نہ ہوگی - اور وہ بدترین لوگ ہوں گے - ان کا قصور کیا تھا - یہ کہ وہ ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوئے تھے - یہی وجہ ان کی تباہی کی ہوئی - دوسری بات تجربہ ہے - دیکھ لو جس نے بھی خلافت سے علیحدگی اختیار کی - آخر وہ احمدیت سے بھی الگ ہو گیا - اس میں احمدیت کی خصوصیات نہ رہیں - یہی حال ان لوگوں کا ہوگا - جنہوں نے اب فتنہ برپا کیا ہے - اگر انہوں نے سچی توبہ نہ کی - یہ تقریر مفصل انشاء اللہ پھر درج کی جائیگی حضرت میر صاحب کے بعد مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے تقریر کی جس میں فرمایا - خلافت سے وابستگی میں ترقی کا راز ہے - جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی - اس وقت تک وہ ترقی کرتے رہے - اور جب خلافت چلی گئی - تو ان کی ترقی بھی بند ہو گئی - پہلوں نے خلافت سے علیحدگی اختیار کی - تو ذلیل وخوار ہوئے - اب بھی جو خلافت سے علیحدہ ہونگے - وہ کبھی عزت نہیں پا سکتے - رافضیوں نے خلافت سے انکار کیا اور ذلیل ہوئے - خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نفرت سے دیکھا - اور ذلیل ہوئے - پس من حیث القوم عزت اسی میں ہے کہ جسے اللہ تعالےٰ ہمارے لئے خلیفہ بنائے - اس کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں - اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں ؛

اس کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت سے وابستگی قومی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے - جب تک قرون اولیٰ کے مسلمان خلافت سے وابستہ رہے - انکا ہر قدم ترقی کے منہاج پر پڑتا رہا - لیکن خلافت راشدہ کے بعد ان میں تنزل کے آثار رونما ہونے شروع ہو گئے - یہاں تک کہ ہوتے ہوتے مسلمان بالکل کمزور ہو گئے - اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر خدا تعالےٰ نے پھر خلافت کا سلسلہ جماعت احمدیہ میں قائم کیا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم پچھلوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں - اور انہوں نے خلافت سے غداری کر کے جو نہایت ہی تلخ نتائج دیکھے ان سے عبرت حاصل کریں - شیخ مصری کا یہ دعوےٰ کہ اسے جماعت میں رسوخ حاصل ہے - ایک بے بنیاد اور جھوٹا دعوےٰ ہے - ہم علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے ہیں - کہ ہم خلافت پر اپنا کامل ایمان رکھتے - اور اپنی نجات خلافت سے وابستگی میں سمجھتے ہیں - اس کے بعد آپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا - جو بالاتفاق منظور ہوا ؛ جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں اپنی عقیدت اور جذبۂ جاں نثاری کو پیش کرتا ہے اور حضور کو یقین دلاتا ہے - کہ ہم سب زندگی کے آخری سانس تک حضور کی کامل اطاعت کرنا اپنی انتہائی سعادت جانتے اور خلافت کے وقار کے قیام کیلئے ہر قربانی کرنیکے لئے تیار ہیں شیخ صاحب کے بعد ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کی - جس میں آپ نے بتایا - کہ یہ فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں - ہر الٰہی سلسلہ کو اس قسم کے فتنوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - ایسے فتنے ہمیشہ پیدا ہوتے اور مٹتے رہتے ہیں - اور ہم یقین رکھتے ہیں - کہ یہ فتنہ بھی بہت جلد مٹ جائیگا - پھر آپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا - جو متفقہ طور پر منظور ہوا - جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ منافقین اور فتنہ پردازوں کے ان تمام اقوال و اعمال کو انتہائی نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے - جو وہ نظام سلسلہ کو تباہ کرنے کے لئے اختیار کر رہے ہیں - اور انہیں پر زور اور کھلے کھلے الفاظ میں بتلا دینا چاہتا ہے - کہ جماعت میں ان کا دعوےٰ اثر ورسوخ محض جھوٹ ہے - انکی دھمکیاں کسی بچے احمدی کو ذرہ بھر بھی نہیں ڈرا سکتیں - یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کا ہے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں پہلے منافق ناکام رہے ہیں - اور دنیا دیکھ لے گی - کہ موجودہ فتنہ پرداز بھی خائب وخاسر رہیں گے

اس کے بعد مولوی عبد الاحد صاحب نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ ہر دو ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور پریس کو بھجوائی جائیں - بعد ازاں جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی - اور جلسہ دعا پر دس بجے ختم ہوا ؛

اساتذہ وطلبأ مدرسہ احمدیہ

آج ۲۸ جون بوقت صبح مسجد اقصےٰ میں اساتذہ وطلباء مدرسہ احمدیہ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا - تلاوت کے بعد جناب سردار عبد الرحمٰن صاحب بی - اے نے تقریر کی - جس میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے کچھ حالات سنانے کے بعد کہا کہ ایسے ہزاروں افراد سلسلہ کی عظمت وخلافت کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے قربان کئے جائیں - تو کوئی پروا نہیں - اسکے بعد حسب ذیل قرارداد اتفاق آراء سے پاس کی گئی - جس کی تائید میں طلباء اور اساتذہ نے اس مسموم فضا کو تفصیل سے بیان کیا - جو شیخ مصری نے پیدا کر رکھی تھی ؛

مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبا کا یہ جلسہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی گہری عقیدت کا اظہار کرتا ہوا حضور کو یقین دلاتا ہے - کہ منافقین کے گند سے جماعت کو پاک وصاف کرنے پر ہم حضور کے نہایت ہی شکرگزار ہیں - اور خلافت کے وقار کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ؛

جماعت احمدیہ امرتسر

امرتسر ۲۸ جون (بذریعہ ٹیلیفون) آج بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ امرتسر کے جملہ افراد کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا - جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی - کہ

ہم جماعت احمدیہ امرتسر کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن سے اپنی صدق دلانہ وابستگی کا اظہار کرتے - اور اس سعادت پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں - کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایسا اولو العزم - علوم ظاہری وباطنی سے پر نہایت تائید یافتہ مصلح موعود امام عطا فرمایا ہے - جو مظہر الحق والعلیٰ كان الله نزل الله من السماء کا مصداق ہے -

نیز ہم ان بدباطن منافقین کے مکروہ اور کمینہ پروپیگنڈا کے خلاف انتہائی نفرت وغصہ کا اظہار کرتے ہیں - اور ان کے دعوئی اثر ورسوخ کو ایک ذلیل اور کمینہ ڈھونگ سمجھتے ہیں ؛

شیخ عبد الرحمٰن مصری کا چیلنج جماعتہائے احمدیہ کو

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں شیخ عبد الرحمٰن مصری کے جن تین خطوط کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے اشارہ کیا ہے - ان میں شیخ مصری نے یہ دعوےٰ کیا ہے - کہ جماعت احمدیہ میں ان کا رسوخ اور اثر ہے - اور اس بناء پر حضور کو دھمکیاں دی ہیں - حقیقت میں یہ چیلنج تمام جماعتوں کے نام ہے - جس میں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ بہت سے لوگ ان کے ہمخیال ہیں - اب دیکھنا یہ ہے - کہ جماعتہائے احمدیہ ان کے اس چیلنج کو کس رنگ میں قبول کرتی ہیں یقیناً ان کے اس دعوے کے خلاف متفقہ آواز اٹھا کر تمام دنیا پر اور خود مصری صاحب پر واضح کر دیگی - کہ ان کا یہ دعوےٰ سراسر بہتان ہے - بلکہ قادیان اور باہر کی تمام جماعتیں مصری صاحب کی اس غلط بیانی کو نفرت کی نظر سے دیکھتی ہیں -

... thick and thin ... اور

455

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ضلع میں جلد قرضہ بورڈ بنائے جائیں

خوشی کی بات ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی نے اپنے ۲۵۔ جون کے اجلاس میں جناب پیر اکبر علی صاحب کی یہ تجویز بہت بڑی کثرت آراء سے منظور کر لی کہ ہر ایک ضلع میں کم از کم ایک مصالحتی بورڈ ہونا چاہیئے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ سوائے سر گوکل چند صاحب نارنگ کے اور کسی ہندو یا سکھ ممبر اسمبلی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ اور سر گوکل چند کو بھی سوائے ڈسٹرکٹ ہندو مہاسبھا جھنگ کے شائع کردہ ایک پمفلٹ کے اور کوئی چیز ایسی نہ مل سکی۔ جو خلاف پیش کر سکتے حالانکہ اس پمفلٹ میں بالکل غلط اور سراسر جھوٹے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور حکومت ان کے متعلق تحقیقات کر کے اس نتیجہ پر پہونچ چکی ہے۔ کہ ان میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا در اصل وہ پمفلٹ ان جلے دل ہندو وکلاء کے پھپھولے ہیں۔ جو قرض کے مقدمات کے ذریعہ اپنے پیٹ پالتے تھے۔ مگر ضلع جھنگ کے قرضہ بورڈ نے ان کی مداخلت کے بغیر طریق فیصلہ جاری کر کے ان کی بڑھتی ہوئی بیکاری میں اور زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔

غرض قرضہ بورڈوں کی توسیع کی قرارداد حسب امید نہ صرف مسلمانوں بلکہ سکھ اور ہندو ممبران اسمبلی کی تائید سے پاس ہو گئی جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر مذہب وملت کے لوگ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہر ضلع میں ایسے بورڈ جلد سے جلد قائم کئے جائیں۔ تاکہ قرضہ کی ناقابل حل الجھنوں کی وجہ سے زمینداروں اور سودخواروں کے تعلقات میں روز بروز جو کشیدگی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور جس کے خطرناک نتائج رونما ہونے کا خطرہ ہے وہ دور ہو سکے۔

اب ہندو اخبارات بلاوجہ پنجاب اسمبلی کی اس قرارداد کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ جس سے ان کی غرض محض یہ ہے۔ کہ نہ صرف قرضہ بورڈوں میں اضافہ نہ کیا جائے۔ بلکہ سابقہ بورڈوں کو بھی توڑ دیا جائے۔ اس کے لئے ان کے پاس بھی سب سے بڑی چیز جھوٹے الزامات کی وہی فہرست ہے جو ڈاکٹر نارنگ نے ایک پمفلٹ میں سے پیش کی۔ اور وہ اس بات پر بہت زور دے رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر نارنگ نے ان الزامات کی ذمہ واری اپنے اوپر لے لی ہے۔ اس ذمہ واری کی حقیقت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اسمبلی کے ہال میں کھڑے تھے۔ اور وہاں جو کچھ انہوں نے کہا۔ اس کے متعلق وہ قانونی تعزیر سے بری تھے۔ اگر وہ الزامات ایسے ہی وزنی ہیں جیسا کہ ہندو اخبارات انہیں قرار دے رہے ہیں۔ تو وہ انہیں اپنی طرف سے پیش کر کے دیکھ لیں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ کہاں تک درست ثابت ہو سکتے ہیں۔

ہندو اخبارات کی یہ دیدہ دلیری نہایت تعجب خیز ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ حکومت کہہ چکی ہے۔ کہ تحقیقات کے بعد اس پمفلٹ میں لگائے گئے سب کے سب الزامات غلط ثابت ہو چکے ہیں بلکہ تحقیقات کنندگان اس پمفلٹ کو ضبط کرنے۔ اور اس کے شائع کرنے والوں پر مقدمہ چلانے کی سفارش کر چکے ہیں۔ پھر بھی وہ ان کے درست ہونے کا ادعا کر رہے۔ اور ان کی بنا پر نہایت ناموزوں الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ جیسا کہ "ملاپ" نے لکھا ہے۔ کہ "ان الزامات کی روشنی میں اس مصالحتی بورڈ کا نام اگر قرض خواہوں اور غریب دوکانداروں کا ذبح خانہ رکھا جائے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ قرض خواہ چونکہ ہندو ہیں۔ اور ان کے مونہہ کو زمینداروں کا جن میں مسلمان، سکھ اور ہندو شامل ہیں خون لگ چکا ہے۔ اس لئے ہندو اخبارات نہیں چاہتے۔ کہ ان کے پنجہ سے غریب زمیندار مخلصی حاصل کریں لیکن اسمبلی میں پنجاب کے نمائندوں نے اس تجویز کی تائید کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ ہر ضلع میں قرضہ بورڈ بنا دیئے جائیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت پنجاب نہ صرف اس تجویز کو بہت جلد عملی جامہ پہنا کر زمینداروں کو شکریہ کا موقعہ دیگی۔ بلکہ ایسے بورڈوں کے رستہ میں روڑے اٹکانے والوں۔ اور ان کی شہرت کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف بھی موثر کارروائی کرے گی تاکہ بورڈ اپنے فرائض عمدگی کے ساتھ ادا کر سکیں۔ اور اپنے مقصد کو عمدگی کے ساتھ پورا کر سکیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ بورڈ قرضہ کسی قسم کی مخالفت کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے پوری پوری دیانتداری سے کام لے کر اپنے فرائض عمدگی کے ساتھ ادا کریں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ کچھ خود غرض لوگوں کا ان کے خلاف شور مچانا کسی مظلوم اور بیکس کو مصیبت سے نکالنے کے اجر کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

وزراء کے کام میں مداخلت کرنے کیلئے گورنر سے درخواست

کانگرسی ہندو تو یہ کہتے ہی ہیں۔ کہ حکومت اطمینان دلائے۔ کہ گورنر وزراء کے کاموں میں مداخلت نہ کریں گے۔ لیکن مہاسبھائی ہندو بھی ان کے ہمنوا ہیں۔ اور ان کے اس مطالبہ کو نہایت اہم اور ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ تو ان کا قول ہے۔ لیکن عمل یہ ہے۔ کہ مسٹر پی۔ سی چیٹرجی پریذیڈنٹ بنگال ہندو سبھا نے حال میں گورنر بنگال سے بذریعہ تار یہ درخواست کی۔ کہ ضلع پٹنہ میں مندروں اور دیوتاؤں کی جو بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ اور ہندوؤں کی جان و مال پر جو دست درازی کی جا رہی ہے۔ اس کو روکنے کے لئے آپ ذاتی طور پر دخل دیں۔ چونکہ یہ معاملہ کلیتہً وزراء سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے گورنر بنگال کے سکرٹری نے یہ جواب دیا:-

"یہ معاملہ ایسا ہے۔ جس کے ذمہ دار وزراء ہیں۔ اور گورنر صاحب اسے اشد ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ پبلک ان ذمہ واریوں کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھے۔ جب تک کوئی واضح قانونی جواز نہ ہو۔ ذاتی مداخلت کے مواقع کی تلاش کرنا ساری پوزیشن کو نظر انداز کر دینا ہے"۔ اس کے ساتھ ہی لکھا۔ "آپ کی عرضداشت وزیر متعلقہ کو بھیجدی گئی ہے"۔

گورنر سے وزراء کے کام میں مداخلت کرنے کی یہ سب سے پہلی درخواست ہے۔ جس کے پیش کرنے والے وہ ہندو ہیں۔ جو اپنے متعلق یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ کامل آزادی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان کی غلامی کی کڑیاں کسنے والے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

خدا تعالیٰ ہی ماضی کے بُرے اثرات سے مستقبل کو بچا کر عمدہ نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

۲۵ر جون بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی صاحبزادی کے نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
انسانی زندگی کے نہائت ہی باریک در باریک اور پُر اسرار امور میں سے ایک امر شادی ہے۔ اور درحقیقت

انسانی زندگی

میں سب سے پیچیدار دنیوی چیز جو سکھ یا دکھ کا موجب ہوتی ہے۔ وہ بیوی ہے بیوی یا تو انسانی زندگی میں جسم اور روح کے لئے سکھ کا باعث ہوتی ہے یا دکھ بن جاتی ہے۔ اور مرد کے مرنے کے بعد خاندان کے لئے عزت واحترام اور آبرو کا موجب ہوتی ہے یا دائمی تردد اور رنج بن جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہری طور پر

جنت ماں کے قدموں کے نیچے

ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے۔ اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے۔ بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے۔ اسکو مذہب سے واقف نہ کرے۔ تو اسکی حالت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بے شک باپ مقدم ہوتا ہے۔ قیم ہوتا ہے نگران ہوتا ہے مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے۔ اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لئے ملتا ہے۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے۔ اور باتیں سیکھتا ہے۔ پانچ چھ سال کی عمر ہوتی ہے۔ اس وقت نہ تو باپ اس کی

اصلاح اور نگرانی

کر سکتا ہے۔ اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا آداب کھانے والے کے پاس جا سکتا ہے جس سے وہ اخلاق سیکھے۔ صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے۔ اسکی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی۔ تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا۔ اور اگر ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائیگا۔ اور اگر ماں دین سے بے پرواہی اور غفلت اختیار کرے گی۔ تو بچہ بھی دین سے بے پروا اور غافل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ماں اسکے سامنے سچ بولے گی۔ تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہو گا۔ اگر ماں دوسروں سے ملتے وقت اخلاق فاضلہ سے پیش آئیگی تو بچہ میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائینگے۔ اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا اگر ماں دیندار اور تقوےٰ شعار ہو گی۔ تو بچہ بھی دیندار اور تقوےٰ شعار ہو جائیگا۔ غرض

ماں کی تربیت

پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہی مطلب ہے۔ دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں۔ بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں۔ مذہب سے لاپروا بنا دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جو اولاد اچھی نہ ہو۔ لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے۔ اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے۔ کیونکہ

ابتدائی تربیت

جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے۔ باپ کا نام اس لئے نہیں لیا جاتا۔ کہ اسے نگرانی کے لئے موقعہ بہت کم ملتا ہے۔ مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ رہتی ہے اور بچہ بھی ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت اپنی

ماں کا سلوک اور محبت

دیکھتا ہے۔ اس کے اخلاق دیکھتا ہے پھر وہی عادات جو اس کی ماں کے ہوتے ہیں۔ خواہ اچھے ہوں یا بُرے اس بچہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسانی زندگی میں شادی کو اسی لئے پیچیدہ قرار دیا جاتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ انسان میں ایسا اہم تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے جن ملکوں میں

مرد اور عورت

ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کر کے اور ایک دوسرے سے ملنے کے بعد شادی کرتے ہیں۔ وہ اخلاق نہیں دیکھتے بلکہ یا تو حسن دیکھتے ہیں یا شہوات کو پورا کرنا ان کے مدنظر ہوتا ہے۔ خوبصورتی کا چونکہ طبائع پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے وہ حسن کو ترجیح دیتے ہیں۔

یورپین مصنفین

شادی کو راحت کہتے ہیں۔ مگر طلاق کا ان میں اس قدر رواج ہے۔ کہ ہم تو سن کر حیران رہ جاتے ہیں۔ کئی دفعہ انگریزوں سے مجھے اس مسئلہ پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ انسان شادی اطمینان قلب کے لئے کرتا ہے۔ اور

کامل اطمینان

اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے شادی سے پہلے واقفیت پیدا کر لیں۔ اسلام نے جو طریقے شادی کے متعلق بیان کئے ہیں وہ جہالت پر مبنی ہیں۔ جب یہ صحیح ہے۔ کہ شادی راحت کے لئے کی جاتی ہے۔ تو اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ حقیقی راحت یورپین لوگوں کی شادیوں میں نظر آتی ہے یا اسلام کے احکام کے ماتحت ہونیوالی شادیوں میں اور اگر اسلامی احکام کے مطابق شادی کرنے میں راحت ملے۔ تو پھر ہمیں اس سے کیا کہ وہ راحت جہالت میں ہے۔ ہمیں تو

حقیقی راحت

سے مطلب ہے۔ جو سمجھدار ماں باپ لڑکے لڑکی کی شادی کرنے سے قبل مشورہ کرتے ہیں۔ اور عقل سے کام لیتے ہیں۔ ان کا مشورہ اگر اسلام کے بتائے ہوئے احکام کو مدنظر رکھ کر ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو صحیح راستہ بتا دیتا ہے۔ باپ بیٹے سے مشورہ کرتا ہے۔ اور

اسلامی احکام کے ماتحت

ضروری حالات سے بتا دیتا ہے تو چونکہ باپ سے بڑھ کر بیٹے کا کوئی اور خیر خواہ نہیں ہوتا۔ اس لئے سعادت مند بیٹا باپ کی بات مان لیتا ہے۔ اور باپ کے انتخاب کو پسند کر لیتا ہے۔

456
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ

شادی کے نتائج

بعد میں ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں۔ اور بعد میں ہونے والے واقعات کا دارومدار گزشتہ حالات پر ہوتا ہے۔ اس لئے شادی کا معاملہ بڑا پیچیدہ اور مشکل ہوتا ہے۔ مگر اس کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کے موقعہ کے لئے قرآن کریم کی جن آیات کا انتخاب فرمایا ہے۔ ان میں آتا ہے۔ اِنَّ اللہَ خَبِیْرٌ بِمَا تعلمون۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انسان کے مستقبل کے حالات ماضی کے حالات کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ اور میں چونکہ کلی طور پر ان حالات سے آگاہ ہوں۔ اس لئے میں ہی ان کی اصلاح کرکے اچھا نتیجہ پیدا کرسکتا ہوں۔

ایک کام انسان دس سال پہلے کرتا ہے۔ مگر نتیجہ دس سال کے بعد نکلتا ہے۔ نپولین اس وقت بھی نپولین تھا۔ جب وہ بچہ تھا۔ لیکن اس کی قابلیت کے نتائج اس وقت نکلے۔ جب وہ جوان ہوا۔

ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے۔

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

سالہا سال ایک چیز کی تربیت کی جاتی ہے۔ تب وہ اپنی اصل حالت پر آتی ہے۔ ایک موجد کی قابلیت کا سکہ اس وقت بیٹھتا ہے۔ جب وہ بڑا ہو کر کوئی ایجاد مکمل کرلیتا ہے۔ مگر تربیت اس کی بچپن سے ہی ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑا ہو کر قابل انسان بنے۔ یورپ کے فلسفی فرائڈ نے اس بابت بحث کی ہے۔ کہ انسان کے بچپن کے اثرات کا جوانی اور بڑھاپے میں جاکر اثر پڑتا ہے۔ اثرات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اچھے دوسرے بُرے۔

بُرے اثرات

کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ ان بُرے اثرات کو زائل کرنے کا طریق انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ بذریعہ علم طبی نیند سلا کر انسان کے سبجکٹو مائنڈ (Subjective Mind) یعنی مخفی اثرات کو جن کا اس پر اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ معلوم کیا جائے۔ اور انہیں مدنظر رکھتے ہوئے ان بیماریوں کا علاج کیا جائے۔ مگر ان اثرات کو جن سے وہ ماضی میں متاثر ہوا۔ اور مستقبل میں وہ اس پر اثر ڈال رہے ہیں بجائے اس کے کہ ہم سائیکو انیلیسز Psycho analysis کے ذریعہ معلوم کریں۔ اور ان کا علاج سوچیں۔ اللہ تعالےٰ جو خبیر ہے۔ اور تمام پچھلے اعمال کو جانتا ہے۔ اس سے کیوں نہ علاج کرائیں۔ فرائڈ۔ یا فرائڈ کے شاگرد تو مسمریزم کے ذریعہ یا حواس کو معطل کردینے کے ذریعہ

ماضی کے اثرات

کو ایک حد تک معلوم کرکے ان کا علاج کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا ان اثرات کے متعلق Psycho analysis کے ذریعہ حاصل کیا ہوا علم یقینی نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالےٰ خبیر ہے۔ اور ماضی کے تمام حالات کا یقینی علم رکھتا ہے۔

پس ہم بجائے فرائڈ یا اس کے شاگردوں کے پاس جانے کے کیوں نہ خدا تعالےٰ کی طرف جھکیں۔ اور اس سے دعا کریں۔ کہ الٰہی تو ہمیں ماضی کے

بد اثرات کے نتائج

سے بچا۔

پس اسی کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور اسی سے امداد کا طالب ہونا چاہیئے۔ کہ اسی کی ذات کو ماضی کا کامل علم ہے غرض شادی کے موقعہ پر اِنَّ اللہَ خَبِیْرٌ بِمَا تعلمون کو مدنظر رکھو۔ کیونکہ خدا ہی سب گزشتہ اعمال سے واقف ہے۔ اور اس کے حضور دعا کرو۔ اور اسی سے مدد حاصل کرو حقیقت یہ ہے۔ کہ جب اسلامی احکام کے مطابق شادی کی جائے۔ تو انسان کے لئے راحت ہوتی ہے۔ اور شادی کے بہترین نتائج نکل سکتے ہیں۔

اسلام فطرت کے مطابق مذہب ہے

انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ کہ وہ ایسی ضروریات کا مطالبہ کرتی ہے۔ جو فطرت کے مطابق ہوتی ہیں۔ اور ان چیزوں کو رد کر دیتی ہے۔ جو فطرت کی مخالف ہوتی ہیں۔ اسی قانون کے باعث ہر روز ہمارے مشاہدہ میں آتا ہے۔ کہ انسانی ماحول۔ حالات اور واقعات سب کے سب فطرت کی ضروریات سے پُر ہیں۔ کسی کو اس سے جائے مفر نہیں ہے۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ مصائب اور مشکلات کو خود دعوت دیتا ہے۔

اسلام ایسا مذہب ہے۔ جو نہ صرف ہر لحاظ سے مکمل واکمل ہے۔ بلکہ انسانی فطرت کے عین مطابق اور بشری لوازمات کو باحسن وجوہ پورا کرنے والا ہے ناممکن ہے۔ کہ اس کی تعلیم سے بہتر تمام دنیا مل کر بھی کوئی اور تعلیم تجویز کرسکے۔ یا اس آسمانی مائدہ کے کسی حصہ کو ناقص۔ خام یا غیر مکمل ثابت کیا جاسکے۔ کیونکہ اس کا منبع وہ ہستی ہے۔ جو کل کائنات کی خالق مالک اور رب ہونے کے علاوہ تمام ظاہر و باطن سے واقف اور کل اسرار پر حاوی ہے۔

اسلام کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مکمل دین ہے۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی اس نے اپنے بندوں کے لئے دین اسلام ہر صورت مکمل بنا دیا۔ اور ان کی ضروریات اس میں پوری کردی ہیں۔ تاکہ وہ اس کی طرف لوٹیں اور اسے دستور العمل بنائیں۔

اس وقت میں اسلام کے دین کامل اور فطرت کے عین مطابق ہونے کا ثبوت دینا چاہتا ہوں۔

تعدّد ازواج

اول تعدد ازواج کو لو۔ اسلام میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ اور ایسی حالتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ کہ بقائے نسل وصحت یا اور اغراض کے ماتحت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا فرض ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس حکم کی خلاف ورزی قومی ترقی ونشو ونما کی تباہی کے مترادف ہوتی ہے۔ اس اصل کی حکمت مخالفین اسلام کو بار بار سمجھائی گئی۔ واقعات کی تمثیلیں ان کے سامنے پیش کی گئیں۔ ضرورت وقت سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ اور تاریخ عالم کی مشہور ترین ہستیوں کا عمل ان کے سامنے رکھا گیا۔ مگر انہوں نے ہمیشہ اس کی صحت کے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ آخر قدرت کے زبردست ہاتھوں نے خود ان کے لئے ایسے سامان اور حالات پیدا کردیئے ہیں۔ کہ ان کے لئے تعدد ازواج کی اہمیت کا انکار کرنا مشکل ہوگیا۔

زمانۂ حاضرہ میں یورپ کی جنگ اعظم نے مردوں کی ایک کثیر تعداد کو موت کے گھاٹ اتار کر عورتوں کی تعداد میں مردوں سے کئی گنا اضافہ کر رکھا ہے۔ اور اس تناسب نے یورپ کا دم ناک میں کر رکھا ہے اور اہل یورپ نہایت ہی خطرناک راستوں پر بھٹک رہے ہیں اور ایسے ناخوشگوار مناظر روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں اس مصیبت سے نکلنے کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں۔ اسلام کے اس ہمہ گیر اصول پر عمل پیرا ہو اور برنارڈ شا جیسے دور بین لوگ یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ جس طرح ان ملکوں نے مذہب اسلام کے دیگر اصول کو اختیار کیا ہے رفتہ رفتہ اسے بھی اختیار کرکے رہینگے۔

طلاق

دوسرا مسئلہ طلاق ہے۔ بعض اوقات خاوند اور بیوی کے تعلقات اس قدر خراب ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مذہب اسلام ایسی حالت میں انہیں علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر خاوند کو عورت سے شکائت ہو تو وہ عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر عورت کو خاوند سے شکائت ہو اور وہ الگ ہونا چاہے تو وہ خلع کرا سکتی ہے۔ مگر یہ بات دوسرے مذاہب میں پائی نہیں جاتی۔ مگر ان کے ماننے والوں نے اسلام کی دیکھا دیکھی اس کی تقلید شروع کر دی ہے۔ اور اسے قانون کی شکل میں لے آئے ہیں۔ لیکن انسان کے بنائے ہوئے قانون اور خدا تعالےٰ کے قانون میں جو فرق ہوتا ہے۔ وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ؎

شراب کی ممانعت

ایک اہم مسئلہ شراب کی ممانعت ہے۔ اسلام نے شراب کی نہائت سختی کے ساتھ ممانعت کی ہے۔ یہ حکم ایسا وسیع الاثر ثابت ہوا ہے۔ کہ دنیا کے کثیر حصہ پر اس کی صحت مسلم ہے۔ وہ لوگ بھی جن کے مذہب میں اس کی حرمت نہیں۔ بلکہ اسے مذہبی فرائض کی بجا آوری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی مضرت کے قائل ہیں۔ مثلاً عیسائی۔ ہندو۔ سکھ وغیرہ۔ امریکہ نے کئی سال ہوئے شراب کی فروخت اپنے ملک میں بند کر دی تھی ڈاکٹروں نے خواہ وہ دیسی ہوں یا انگریز ہمیشہ اس کی مضرت کا ذکر کیا ہے۔ اور لوگوں کو اس کے استعمال سے منع کیا ہے۔ بعض گورنمنٹوں نے اس کے استعمال کو کم کرنے کی غرض سے شراب پر بھاری ٹیکس لگا رکھے ہیں ؎

سول نافرمانی کے ایام میں گاندھی جی اور اس کے پیراؤں نے شراب کے خلاف خوب زور لگایا۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام کے اصول کی صداقت پر غیر مسلموں کے دل گرویدہ ہو رہے ہیں ؎

شادی

شادی اسلامی تمدن کا جزو لاینفک ہے۔ اور بقاء روحانیت وانسانیت کے لئے نہائت ضروری۔ نئی زمانہ نام نہاد روشن خیال اور مہذب طبقہ کے افراد کے دل میں شادی کے خلاف بھی خیالات جاگزین ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہر جگہ اس قسم کی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جنہوں نے باوجود ہر قسم کی آرام و آسائش کے سامان اور مقدرت کے شادیاں نہیں کی ہیں لیکن قانون قدرت یہاں بھی غالب آ رہا ہے۔ اور اس ناپسندیدہ طریق کے خلاف جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ یورپ کے ممالک میں یہ تحریک پائی جاتی ہے کہ مردوں اور عورتوں کو شادی کی ترغیب دی جائے۔ اس کے علاوہ وہاں کی گورنمنٹیں بھی ایسے ذرائع عمل میں لا رہی ہیں۔ جن کے ذریعہ لوگوں کو شادی کی طرف مائل کیا جائے۔

عیسائیت کی تعلیم کی رو سے پادری لوگ۔ اور گرجا میں رہنے والے راہب وغیرہ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت شادی نہیں کر سکتے تھے۔ چونکہ یہ امر خلاف تقاضائے فطرت تھا۔ لہذا ان مذہبی اور دیندار افراد میں بدکاری اس کثرت کے ساتھ پھیل گئی۔ کہ بالآخر پوپ کو ان کے لئے غیر شادی شدہ رہنے کا حکم منسوخ کر دینا پڑا۔ اور سب کو شادی کرنے کی اجازت دے دی ؎

اولاد پیدا کرنا

اولاد کا مسئلہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ آج کل لوگوں پر نفسانیت کا دیو اس قدر سوار ہے۔ کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اولاد پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اسلام سوائے بعض مجبوریوں کے اولاد پیدا نہ کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ اور واللہ خیر الرازقین کہہ کر وہ والدین کی ہمت پست کرنے کی بجائے انہیں اپنے ایمان کو تقویت دینے کی ہدائت کرتا ہے۔

اہل مغرب عیاشی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ خود وہاں کی گورنمنٹوں کو اس کی فکر پڑ رہی ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو ان کے ملکوں کی آبادی گھٹتے گھٹتے بہت کم رہ جائے گی۔ فرانس برطانیہ۔ اٹلی۔ جرمنی۔ ٹرکی سب ملکوں کی آبادی نہائت خطرناک شرح سے کم ہو رہی ہے۔ حکومت فرانس کی آبادی اس قدر کم ہو گئی ہے۔ کہ اُسے اپنی حکومت خطرے میں نظر آ رہی ہے دوسرے جرمنی کی مخالفانہ روش اسکے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔

سود کی مذمت

اسلام نے سود کے لین دین سے منع کیا ہے۔ اور سود لین دین کے نقصانات زمانہ حاضرہ میں اس قدر نمایاں ہوئے ہیں۔ کہ اکثر سود خور قومیں بھی اس کے خلاف جہاد کر رہی ہیں۔ کیونکہ سود کے نقصانات ظاہر و باہر ہیں۔ اس کی تباہیوں کی مثالیں ہر شہر اور ہر قصبہ میں پائی جاتی ہیں۔ اسمبلی اور کونسلوں میں بار بار اس کی مذمت کی جا چکی ہے۔ اور اس کی مصیبت سے لوگوں کو بچانے کے لئے کئی قانون اور تجاویز بھی پاس کی جا چکی ہیں۔ بیچارے کسان مصیبت کا زیادہ ترشکار ہوئے ہیں۔ اور انہی کی حفاظت کے لئے پنجاب سے بعض قانون نفاذ میں آ چکے ہیں۔

سود در سود کی مصیبت سے مجھے قارئین کرام کو آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس مختصر مضمون میں اس پر شرح و بسط سے کچھ لکھا جا سکتا ہے ہندوستان کو چھوڑ کر ذرا یورپ کے حالات کا مطالعہ کریں۔ گزشتہ جنگ یورپ اتحادی طاقتوں نے امریکہ سے کچھ کم و بیش چھبیس کروڑ روپیہ کی اشیاء قرضہ پر لی تھیں۔ مگر سود در سود کے باعث اس کی تعداد بڑھتی بڑھتی قریباً سو کروڑ پاؤنڈ تک پہونچ گئی۔ کئی سال تک کئی گورنمنٹیں محض سود کی رقم سالانہ ادا کرتی رہیں بطور مشتے نمونہ از خروارے چند مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ جن سے اسلامی اصول کا فطرتی ہونا ثابت ہے۔ مذہب اسلام کا ہر شعبہ ایسا ہے۔ کہ ہر قوم اور ملک خوشی یا مجبوری کے ساتھ اس کا تتبع کرنے پر مجبور ہے۔ اور اس سے بالبداہت ثابت ہے کہ اسلام ایک فطرتی مذہب ہے۔ اس میں کوئی بناوٹ نہیں۔ بلکہ اس کی ہر تعلیم اور تعلیم کا ہر پہلو عین اقتضائے فطرت کے مطابق ہے۔ جس سے کسی کو کسی وقت بھی گریز نہیں ہو سکتا ؎

خاکسار امیر عالم بی۔ اے از پٹیالہ

تمام اغوا شدہ ہندو رہا کر دیئے گئے

شملہ ۲۶ جون۔ ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ قبائل کے خلاف کارروائی کرنے اور ان پر دباؤ ڈالنے سے صرف ایک کے علاوہ باقی تمام اغوا شدہ ہندوؤں کو چھڑا لیا گیا ہے۔ ۲۱ اور ۲۲ مئی کی درمیانی شب کے بعد جب کہ ایک لڑکے اور عورت کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور حملہ آوروں نے کامیابی کی صورت نہ دیکھتے ہوئے انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا تھا۔ اغوا کی کوئی واردات نہیں ہوئی ؎

شملہ ۲۶ جون۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ ۲۴ اور ۲۵ کی درمیانی شب کو رزمک کے نزدیک ایک چوکی پر فائر کئے گئے۔ مگر فوج کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ اسی شب کو سپین وام کے نزدیک ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے گزشتہ شب رزمک اور بنوں بریگیڈز سکاؤٹوں کی معیت میں نورد ام سے جلوشٹی روانہ ہوئے۔ راستہ میں قبائلی گروہوں سے تصادم ہوتے رہے۔ مگر باقاعدہ مزاحمت نہیں ہوئی۔ بعد میں فوج نوردام واپس آ گئی۔ واپسی پر کوئی حادثہ نہ ہوا ؎

457
Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ اڑلیسہ میں تبلیغی جلسہ

مولانا عبدالستار صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ اور مولوی صمصام علی صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ کیرنگ کی آمد پر ۱۵ جون کو موسی بینی میں جلسہ کیا گیا۔ حاضرین جلسہ میں مختلف علاقوں اور مختلف مذاہب کے لوگ شریک تھے۔ مسٹر بی بہیرا اسسٹنٹ الیکٹرک انجنیر نے بزبان اڑیہ خدا کی محبت کی علامات پر تقریر کی۔ پھر مولوی صمصام علی صاحب نے بزبان اڑیہ و اردو ایک مفصل تقریر دو گھنٹہ تک کی جس میں بتایا کہ کس طرح گزشتہ زمانے میں مختلف انبیاء و اوتاروں کے ذریعہ خدا کی محبت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور کس طرح موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی محبت کے انکشافات ظہور میں آئے مولوی صاحب کی تقریر نہایت ہی عالمانہ و مدلل تھی۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے جناب صدر نے مختصر تقریر کی۔ حاضرین کو اپنے اندر خدا کی محبت پیدا کرنے کی تحریک کی۔ آپ کی تقریر سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔

ہم جناب امیر صاحب کے نہایت ہی ممنون ہیں۔ کہ وہ باوجود گرمی کے روزانہ صبح سے رات کے ایک بجے تک نہایت تن دہی سے دینی خدمات میں مصروف رہے۔ جس کا گہرا اثر یہاں کے احمدیوں پر پڑا۔ اور انہوں نے آپس کے تمام تنازعات چھوڑ کر تبلیغ کے کام میں مشغول ہونے کا تہیہ کر لیا ہے۔ نیز امیر صاحب کی سادہ زندگی خوش خلقی اور خدا ترسی کا بہت اچھا اثر پڑا۔ (رپورٹر)

انجمن احمدیہ محمد آباد سٹیٹ سندھ کی اہم قرارداد

۲۳ جون کو انجمن احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ملک گل محمد صاحب منعقد ہوا جس میں خاکسار نے سکھر سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر ایک مختصر تقریر میں بتایا۔ کہ کس طرح احرار نے پنجاب میں ہر طرف سے رسوائی و ناکامی اٹھانے کے بعد اب اپنی مایوسی و نامرادی کا داغ مٹانے کے لئے سندھ کا رخ کیا ہے۔

۱۳ جون کو روہڑی میں اور ۱۹ جون کو سکھر میں ان کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ نے جو تقاریر کیں۔ ان میں شرافت اور تہذیب کی مٹی پلید کرتے ہوئے نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں بدزبانی اور افترا پردازی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی ایسی ہی اشتعال انگیز تقریریں کرے۔ اس کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

انجمن احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کا یہ غیر معمولی اجلاس مولوی عطاء اللہ کی ان امن سوز اور اشتعال انگیز تقادیر کے خلاف جو اس نے ۱۳ جون کو روہڑی میں اور ۱۹ جون کو سکھر میں کیں اور جن میں محض افترا کے طور پر اور پبلک کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں بہت بدزبانی کی۔ اظہار غم و غصہ کرتا ہوا صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور سندھ کی حکومت سے عرض کرتا ہے۔ کہ وہ احرار کے اس امن سوز اور اشتعال انگیز طریق عمل کو روکنے کی سعی کرے۔ تا ان کی امن شکن اور خلاف قانون کارروائیاں سندھ کی پر امن فضا کو مکدر کر کے حکومت کے لئے کسی پریشانی کا موجب نہ بن سکیں۔

خاکسار رحمت علی احمدی سیکرٹری تبلیغ

کیمیکل اگزیمینر پنجاب کے محکمہ کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ

کیمیکل اگزیمینر حکومت پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۶ء سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محکمہ مذکور کے کام میں اضافہ جاری رہا۔ اور ۳۹۰۱ وارداتوں کی پڑتال کی گئی جس کے دوران میں ۱۱۵۲۴ اشیا کا معائنہ کیا گیا۔ ۱۹۳۵ء میں ایسی وارداتوں اور ایسی اشیاء کی تعداد علی الترتیب ۳۶۴۹ اور ۱۱۱۹۲ تھی۔ گو وارداتوں کی تعداد میں ۲۵۲ اور اشیا کی تعداد میں ۳۳۲ کا اضافہ ہوا۔ حسب معمول یہ اضافہ زیادہ تر "داغ دالی وارداتوں" کے متعلق تھا۔ گویا انسانی زہر خورانی کی وارداتوں میں بھی معتد بہ ایزادی ہوئی انسانی زہر خورانی کی ۱۰۲۶ وارداتیں جن میں سے ۵۷۷ مہلک تھیں۔ زیر تحقیقات لائی گئیں۔ مہلک وارداتوں میں ۱۵ وارداتیں ایسی تھیں۔ جن کا تعلق مجرمانہ اسقاط حمل سے تھا۔ اور ایک واردات ایسی تھی۔ جس میں انتڑیوں کی بجائے رگیں اور ریشے برائے معائنہ بھیجے گئے۔ انسانی زہر خورانی کی مہلک وارداتوں میں معلوم کردہ امور کا تناسب فی صدی ۴۱ء۴۶ تھا۔ سال ۱۹۳۵ء میں یہ تناسب ۲۰ء۷۲ تھا۔ اس تخفیف کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی وارداتوں میں ایزادی ہوئی جن میں زہر خورانی کے سوا دیگر اسباب سے موت واقع ہوئی تھی۔ اگر ایسی وارداتوں کو شامل نہ کیا جائے۔ تو معلوم کردہ امور کا تناسب فی صدی سال گزشتہ کے قریبًا برابر آجاتا ہے۔

سال زیر تبصرہ میں بیس اشخاص کی ہڈیاں اور راکھ برائے معائنہ موصول ہوئی۔ دو وارداتوں میں سنکھیا پایا گیا۔ مجرمانہ اسقاط حمل کی کل ۲۲ وارداتوں کی تحقیقات کی گئی۔ جن میں سے ۱۵ کی حالت میں موت واقع ہوئی۔ انسانی زہر خورانی کی وارداتوں افیم اور سنکھیا کا استعمال بدستور سابق زیادہ رہا۔ اور نصف وارداتیں جن کو زیر تحقیقات لایا گیا۔ انہی زہروں کی وجہ سے معرض ظہور میں آئیں۔ انسانی زہر خورانی کی وارداتوں کی سب سے بڑی تعداد حسب معمول اضلاع لاہور اور امرتسر کے متعلق تھی۔ اور مویشیوں کی زہر خورانی کی کثیر وارداتیں ضلع راولپنڈی میں ہوئیں "وارداتِ متعلقہ داغ" کی مد میں ۱۵۰۷ وارداتوں کی تحقیقات کی گئی۔ جن میں ۳۷۱۲ اشیا کا معائنہ کیا گیا۔ ان میں ۱۰۸۹ وارداتیں قتل یا ضرب شدید ۳۱۴ وارداتیں زنا بالجبر ۱۲۱ خلاف وضع فطری اور تین متفرق امور کے متعلق تھیں۔ سال زیر تبصرہ میں ۱۰۷۱ وارداتیں جن میں ۲۶۱۷ اشیا شامل تھیں امپیریل سرپوجسٹ کلکتہ کو ارسال کی گئیں عام تجزیہ کے ماتحت ۲۶۶۶ اشیاء کا معائنہ کیا گیا۔ یہ تعداد پچھلے سال کے تقریبًا برابر ہے۔ اور ان میں بیشتر آبکاری کے متعلق اشیا تھیں۔ کشید کردہ شراب کے ۲۸ نمونوں کا جو قریبًا ان کا درجہ نفاست و طاقت معلوم کرنے کیلئے تجربہ کیا گیا۔ پانی کے ۳۸ نمونوں کا معائنہ کیا گیا۔ ان میں سے ۲۵ نمونے پینے کے لائق پائے گئے اور ۱۳ ایسے تھے جو پینے کے لائق نہ تھے۔ گھی کے ۹ نمونے دیکھے گئے۔ جن میں سے صرف ۵ نمونے اصل گھی کے تھے۔ اور کھانے کے لائق دیگر ادویہ کے ۵۷ نمونوں کا جو میڈیکل سٹور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ معائنہ کیا گیا۔ "مادہ ہائے آتش گیر" کے ماتحت ۸۰ نمونوں کا معائنہ کیا گیا۔ ۱۹۳۵ء میں ان کی تعداد ۱۳۴ تھی۔ ان میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوت اقوام کا ادھار کس طرح ہو سکتا ہے

ہے پرماتما ہماری مظلوم اچھوت جاتیوں پر سے اس قسم کی وہ سخت دردناک مجلسی خرابیاں جو منوسمرتی جیسی کتابوں نے عائد کی ہوئی ہیں۔ اور جن کو اونچی ذات والوں نے اپنے روزمرہ کے رسم و رواج کے اندر مستقل طور پر داخل کر رکھا ہے۔ کب تک جاری رہیں گی۔ بعض بھولے بھالے بے بس اچھوت کسی آریہ سماج کانگرس یا ہندو سبھا کے بہکانے سے اس قسم کی غلط افواہیں کئی ہندو آریہ اخباروں کے ذریعہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ ہم اچھوت جاتیاں ڈاکٹر امبیدکار کے خلاف ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ ہم اس ہندو ازم کے اندر لٹکے رہنا چاہتے ہیں۔ جو اچھوت جاتیوں کے لئے نہ صرف روگ کا گھر ہے۔ بلکہ تپدق کے جرموں سے بھرا ہوا ہے۔ حقیقت میں ہمارا سچا آتمک بھاؤ یہی ہے۔ کہ ایسے مہلک امراض کے حامل ہندو ازم سے جس قدر جلد ممکن ہو الگ ہو جائیں۔ جیسا کہ ہماری غریب اقوام کے سچے بہی خواہ ڈاکٹر امبیدکار نے فرمایا ہے۔ شری مان پوجنیہ ڈاکٹر امبیدکار ہی ہمارے نہ صرف سچے رہبر ہیں۔ بلکہ ہمارے لئے ایک طرح سے سچے مہرشی ہیں جنہوں نے ہماری مظلوم پست اقوام کے اصل مرض کی حقیقی تشخیص کر کے عام دنیا کے آگے بڑی دلیری سے پرگھٹ کر دیا کہ ہندو ازم ہمارے لئے روگوں کا گھر ہے۔ اور منوسمرتی جس نے ہم کو صدیوں سے اچھوت بنائے رکھا ہے۔ اس پر تمام ہندو دنیا میں آریہ پرشوں۔ ہندو ماتر کا برابر اعتقاد رہتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ اچھوت ذات کا کبھی اُدھار ہو سکے۔

معزز ناظرین کو معلوم رہے کہ مذکورہ بالا منوسمرتی جیسی کتب کے باعث ہی مہاتما گاندھی جی اور مدن موہن مالوی جی جیسے اعلےٰ ہندو لیڈروں کی بڑی بڑی جانبازانہ کوششوں کے باوجود بھی اچھوت ادھار نہ ہو سکا کیونکہ اُن کا طریق کار غلط تھا جیسا کہ اب ثابت ہو رہا ہے۔ اگر ایسے ہی حالات رہے۔ تو نہ ہی کبھی آئندہ ہو سکیگا کیونکہ انہوں نے بھی آج تک منوسمرتی کے ان شلوکوں کے خلاف اپنی باقاعدہ آواز پبلک طور پر بلند نہیں کی۔ اکثر انہی منوسمرتی کے متعصبانہ شلوکوں کی اشاعت کئی طرح سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اسی وجہ سے لگاتار ہماری مظلوم اچھوت جاتیاں خواری اور ذلت کے گڑھے میں ایسے ہندو ازم میں رہنے کی وجہ سے پڑی ہیں۔ جنہیں بڑے بڑے ہندو ازم کے اعلےٰ سے اعلےٰ لیڈر۔ مہاتما۔ سادھو۔ سنیاسی۔ سنت و مہنت۔ ایڈیٹنگ اخبار نویس۔ پریس۔ پلیٹ فارم سب ہی اخلاقی طور پر جانتے اور سمجھتے ہوئے۔ دیگر مذاہب اور بیرون ممالک کے مہذب دنیا کے آگے محض دکھلاوے کے طور پر اپنی صداقت کا ڈنکا پیٹ رہے ہیں حالانکہ مس میو جیسی نیک دل عورت نے حقیقی طور پر اس تمام پوشیدہ ڈرامہ کا پلاٹ تمام دنیا کے روبرو حقیقی طور پر بہت اختصار کے ساتھ پیش کر کے خراج تحسین حاصل کر لیا ہے۔ اور پھر اسی منوسمرتی کے شلوکوں کا پرچار لگاتار کئی طرح سے ہندو رسم و رواج کی صورت میں اور رام لیلا میلوں کے نام پر ہماری اچھوت جاتیوں کو اچھوت بنائے رکھنے کے لئے صدیوں سے کیا جا رہا ہے۔ اسی مقصد کے لئے خصوصاً بڑے بڑے نامی گرامی کروڑ پتی سیٹھ ساہوکار اچھوت جاتیوں کو اچھوت بنائے رکھنے کے لئے اپنی سیاسی چالوں سے ہمیشہ کے لئے شکار بنائے رکھتے ہیں موجودہ زمانہ کی روشنی کو روکنے کے لئے کسی بے بس اچھوت بھائی کو حلوا پوری کھلا کر اس کی جہالت یا مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اس کی آتما (ضمیر) کے خلاف اپنے قبضہ میں آئے ہوئے اخباروں کے اندر لگاتار اس طرح سے غلط پروپیگنڈا کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ اونچی ذات والوں کے ہاتھ میں ہی تمام ہندو دنیا کے پلیٹ فارم اور سبھا سوسائیٹیاں۔ سکول۔ کالج۔ اخبارات اور اکثر لیڈر۔ وکیل بیرسٹر اور پردھان صاحبان ہیں۔ جن کا رجحان طبع منوسمرتی جیسی پستک کی طرف ہے۔

اس پر طرفہ یہ کہ تمام اچھوت ادھار۔ دلت ادھار وغیرہ جن ادھار جیسے تمام کام انہی کٹر ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہیں ایسی صورت میں بھلا ہندو سماج کے اندر اور ایسے غلط طریق کار سے اچھوت ادھار کیونکر اور کیسے ممکن ہے۔

یہاں قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اونچی ذات والے ہندو ہی سو فیصدی دلت ادھار کرنے یا اسے سنبھالنے کے قابل ہیں؟ کیا ہماری اچھوت جاتیوں میں سے کوئی دو فیصدی بھی ایسے قابل نہیں؟ یہ ممکن نہیں کہ خود اچھوت اپنے گھر کی تکلیفوں کے دور کرنے کے قابل نہ ہوں۔ اصل میں تو ہماری اچھوت جاتیوں میں بہت سی جگہ پر کام کرنے والے اب بھی موجود ہیں۔ اگر ان کی تھوڑی سی بھی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ سینکڑوں روپوں کے ساتھ بھی اچھوت ادھار کا کام ایسے سہل طریق پر کر سکتے ہیں۔ جو ہندو سوسائٹی کے اندر موجودہ غلط طریق پر کام کی صورت میں کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ ہندو لیڈر۔ سادھو مہاتما۔ کروڑوں روپوں کے ساتھ بھی نہیں کر سکتا۔ ہندو لیڈر در اصل ہماری غریبانہ آواز کو داتی اصحاب کے سامنے پیش کرنا نہیں چاہتے۔ اگر وہ حقیقت میں اچھوت ادھار جلد تر اور بالکل امن داماں کے ساتھ کرنا چاہتے ہوں۔ تو یہ کام زیادہ تر ہمارے بھائیوں کے سپرد ہونا چاہئے۔

حیرت کی بات ہے۔ کہ ہمارے دان ویر کہلانے والے اپنے اپنے دان عموماً اپنے نام کی شہرت بڑھانے کے لئے ایسی جگہوں پر دیتے ہیں۔ جن کے موجودہ سرمایہ دنیا بھر کے کافی سے زیادہ مختلف فنڈوں اور بنکوں کے اندر موجود پائے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ دان ہندوستان کے اندر فرقہ پرستی کو بڑھانے کا باعث ہوتے ہیں برعکس اس کے جو نہایت قابل امداد خالص رفاہ عامہ کے کام عوام کی سچی بہتری کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ان کے لئے کوئی دان ایک کوڑی تک نہیں دیا جاتا اور نہ ہی دیا گیا جسکے ذریعہ ہندوستان کی آبادی کا ⅓ حصہ جو نہایت کس مپرسی کی حالت میں دن گذار رہا ہے اس کی جہالت دور کرنے اور تعلیم کی روشنی سے منور کر کے ان کو بھی انسان بنایا جائے۔

دیوی دیال سیکرٹری اچھوت سبھا پنجاب

ہندوستان کے ۱۵۶ شہروں کی تعداد اموات

شملہ۔ ۲۷ جون۔ مئی کے آخری ہفتہ میں تیس ہزار آبادی کے ۱۵۶ شہروں کی اموات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ان تمام شہروں کی مجموعی آبادی ۱۴۴۳۵۳۱۳ ہے ان میں ۸۹۸۰ اموات ہوئی ہیں۔ اور اس طرح ۳۵ فی ہزار تناسب ہوتا ہے۔ پیدائش کی تعداد ۹۰۱۰ ہے۔ حسب ذیل شہروں کا تناسب اموات ۳۵ فی ہزار رہا ہے۔

جھانسی (۴۴) بنارس۔ احمد نگر اور اجمیر (۶۰) فی شہر۔ لکھنؤ (۵۷) ڈیرہ دون ۱۴ ۵ اپیل بھیت (۵۲) آگرہ۔ ناگپور (۵۱) جھانسی۔ کانپور۔ آگرہ ناگپور اور انکر میں اموات چیچک۔ بخار۔ ہیضہ وغیرہ سے ہوئیں۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ بھوانی۔ اٹاوہ ڈیرہ دون۔ ہاتھرس۔ پیلی بھیت اور احمد نگر میں بخار۔ پیچش۔ اموات کا باعث ہوئیں۔

۱۵۶ شہروں میں ۱۲۸ اموات ہیضہ سے ۱۰۱ چیچک سے اور ۵ پلیگ سے ہوئیں۔ کلکتہ میں ۵۷۔ چاٹگام میں ۲۸۔ ہوڑہ میں ۱۱۔ ناسک میں ۵۔ مونگھیر ۴۔ پٹنہ ۳۔ جمال پور۔ ہوگلی چنسورہ۔ ڈھاکہ۔ کوئمبٹور اور رنگون میں دو دو اموات ہوئیں۔ علیگڑھ۔ بھاگل پور۔ برہام پور جنوبی سبرپا۔ کارڈن۔ ریچ۔ بادہ نگر۔ ٹیٹاگڑھ نرائن گنج۔ دہولیا اور شولاپور میں ایک ایک۔ چیچک سے جو اموات ہوئیں۔ ان کا تناسب حسب ذیل ہے۔

دہلی۔ ۱۸ بمبئی ۱۶۔ الہ آباد اور جمال پور۔ ۵

458

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت اور آئین کے مقاصد کی تشریح

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی ہمدردانہ اپیل

برسر اقتدار مدبرین کے بیانات عموماً کسی صورت حال کی تشریح سے قاصر ہوتے ہیں اور الجھاؤ کی باتوں میں مزید الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہز ایکسیلنسی لارڈ لنلتھگو کا ہندوستان کے نام پیام اس تعریف سے بالکل الگ ہے اس لئے کہ اس کی ممتاز ترین خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں موجودہ سیاسی گتھی کو سلجھانے کی حقیقی کوشش کی گئی ہے۔ اور متنازعہ مسائل کو اور زیادہ پھیلانے کے بجائے ان کے دائرہ کو تنگ و محدود کر کے ان الفاظ میں تشریح کی گئی ہے۔ کہ آئندہ کسی غلط فہمی یا ابہام کا امکان باقی نہ رہے۔ اور جو لوگ معاملات کو سمجھنے کی خلوص کے ساتھ کوشش کرنا چاہیں۔ ان کے لئے مفاہمت اور سمجھوتہ کا راستہ صاف ہو جائے۔ ہز ایکسیلنسی کے پیام میں یہ اسپرٹ شروع سے آخر تک برابر نمایاں ہے۔ اور اس پیام کے ابتدائی حصہ میں قضیہ متنازعہ کو محدود کرنے کی ان الفاظ میں کوشش کی گئی ہے۔

"ایکٹ اور ضابط ہدایات سے بلا کسی شک وشبہ کے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ صوبجاتی خود مختاری کے ماتحت ان تمام معاملات میں جو کہ وزیروں کے دائرہ اختیار میں ہیں جن میں اقلیتوں کی حیثیت اور سرکاری محکموں کے معاملات شامل ہیں۔ گورنر معمولاً اپنے اختیارات کے استعمال میں وزیروں کے مشورہ کی پابندی کرے گا۔ اور یہ وزیر پارلیمنٹ کے سامنے نہیں بلکہ صوبجاتی مجلس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

اختلاف کی بنیاد

اس فقرہ سے انتظامات حکومت کا ایک وسیع دائرہ بالکل الگ ہو گیا جس میں وزراء اور گورنروں کے مابین اختلاف پیدا ہونے کا امکان از روئے آئین بالکل کم ہے۔ اور اب صرف وہ محدود دائرہ باقی رہا۔ جو گورنروں کی خاص ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔ اور جس میں گورنر اس کا پابند نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے وزراء کے مشورہ کو ضرور قبول کرے بلکہ جب وہ ان ذمہ داریوں کی قرار واقعی انجام دہی میں وزراء کے مشورہ کو قابل عمل نہ سمجھے تو ان کی رائے کے خلاف عمل کرے یہی ایک بنائے اختلاف کی ہو سکتی ہے مگر اس اختلاف کی بنیاد سے بھی ہز ایکسیلنسی کے پیام نے ساری خلش نکال کر پھینک دی ہے اور صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ۔

"ان محدود حدوں کے اندر بھی گورنر کو ہر وقت یہ فکر رہے گی۔ کہ وزیروں کو اپنے ساتھ لیکر چلے۔ اور پہلے وزارت یا وزیر کے سامنے اپنا خیال پورے طور پر ظاہر کر دیگا گورنر اسے وہ وجوہ بتائے گا جن کی بناء پر اس کی رائے میں ایسا طریق عمل اختیار کرنے یا ایسا حکم جاری کرنے کی ضرورت ہو۔ اس کے سامنے دوسری طرف سے جو دلیلیں پیش کی جائیں گی۔ وہ سمجھنے اور قائل ہونے کی نیت سے سنے گا۔ اگر وہ ان دلیلوں کو درست سمجھے گا۔ تو وہ جس حد تک مناسب سمجھے گا۔ اپنی رائے کو بدل دے گا۔ برخلاف اس کے اگر وہ ان دلیلوں کو نادرست سمجھے گا۔ تو قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے وہ اس بات کی امکانی کوشش کرے گا۔ کہ وزیر یا وزارت کو اچھی طرح یہ بات سمجھا دے۔ کہ جن وجوہ کی بناء پر میں تمہاری رائے نہیں مان رہا ہوں۔ وہ معقول ہیں۔ اور اگر ان حالات میں وہ پھر بھی وزراء کو اپنے اطمینان کے مطابق قائل نہ کر سکے گا۔ تو وہ اپنا فیصلہ خود کرے گا۔ اور اپنا حکم جاری کرے گا۔"

استعفیٰ یا برطرفی

اس توضیح کے بعد اب اختلاف کی بنیاد میں کوئی ابہام یا شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے۔ کہ گورنر کو ایسی صورت پیدا کرنے کی جستجو نہ رہے گی جس میں وزارت سے شدید اختلاف رائے کی نوبت آئے اور ظاہر بات ہے۔ کہ اگر گورنر ہی کی طرح وزراء بھی اسی طرح اختلاف کی باتوں سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ تو وہ صورت شائد کبھی نہ پیش آئے۔ جس پر اس وقت بحث کا سارا زور صرف کیا جا رہا ہے۔ اب صرف ایک بات باقی رہتی ہے۔ اور وہ یہ کہ قطع تعلق کی صورت ناگریز ہو جانے پر آیا گورنر وزراء کو برطرف کرے یا وزراء خود استعفیٰ دیں۔ یہ بحث جو بظاہر لفظی نظر آتی ہے صرف اسی بناء پر کی جاتی ہے۔ کہ گورنر اور وزراء کے مابین قطع تعلق کی ذمہ داری کس پر عائد ہو۔ لیکن اس سلسلہ میں ہز ایکسیلنسی کے پیام میں ایک ایسا چارہ کار بتا دیا گیا ہے جس کے بعد ایسی بحث کی مطلق ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور ذمہ داری کے تعین میں کوئی دشواری باقی نہیں رہتی۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ اس سے قطع تعلق کی ضرورت بھی باقی نہیں رہ جاتی۔ اور گورنر سے شدید اختلاف رائے کے باوجود بھی وزراء بلا کسی دقت کے اپنے عہدوں پر قائم رہ سکتے ہیں وہ چارہ کار یہ ہے۔ کہ وزراء کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ جب کسی معاملہ میں گورنر ان کے مشورہ کو نہ مانے اور خود اپنا حکم جاری کرے تو وہ پبلک میں اس کا اعلان کر سکتے ہیں۔ کہ اس کاروائی کی ذمہ داری وزراء کے سر مطلق عائد نہیں ہوتی۔ اور وزراء نے اپنی سمجھ کے مطابق صحیح مشورہ دے کر اپنا حق ادا کر دیا۔ اس کے بعد پھر اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ وزراء خواہ مخواہ قطع تعلق ہی کریں۔ اور بفرض محال قطع تعلق کی نوبت آئے۔ تو اس کی شکل پر بحث بے معنی ہو جاتی ہے اس لئے کہ استعفیٰ ہو یا برطرفی دونوں کا نتیجہ یکساں رہتا ہے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اس واضح اور غیر مبہم بیان کے بعد جس میں آئین جدید اور برطانوی حکومت کے منشاء و مقاصد کی تشریح بھی کر دی گئی ہے صورت حال میں بہت کچھ اصلاح ہو جائیگی اور ملک کی جو سیاسی جماعتیں اصولی تنازع میں مصروف ہیں۔ وہ اس طرف سے توجہ ہٹا کر ان تعمیری کوششوں کی طرف متوجہ ہوں گے۔ جن کے لئے ہز ایکسیلنسی نے اپنے بیان میں گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ اپیل کی ہے۔ (انقلاب)

قابل توجہ احباب جماعت احمدیہ

چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک اور دیگر بنکوں میں جمع کراتے ہیں اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود ملتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۰)

مگر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اس مد (اشاعت اسلام) کی آمد میں گزشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے متواتر کمی ہو رہی ہے۔ اس سے یا تو یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہو رہا ہے۔ (جس کو درست نہیں مانا جا سکتا) یا یہ کہ احباب سود کی رقم کو بجائے اشاعت اسلام میں صرف کرنے کے لئے یہاں بھیجنے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے خلاف ہے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا سود ملتا ہو۔ اس روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

گذشتہ سے پیوستہ

۱۲۳۸۶- عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۸۸- بابو احمد جان صاحب
۱۲۳۹۱- عبدالمجید صاحب
۱۲۴۰۴- ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۴۴- محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۴۷- اسلم حیات صاحب
۱۲۴۵۳- عبدالرؤف صاحب
۱۲۴۵۵- سید محمد عبدالحمید "
۱۲۴۷۴- جنرل ٹریڈنگ کمپنی
۱۲۵۰۰- حاجی محمد بشیر صاحب
۱۲۵۱۰- میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۸۱- کے اے خاں
۱۲۵۸۳- ایس رومی کو
۱۲۵۸۴- حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۵۸۵- شاد صاحب
۱۲۵۸۹- عطاء الرحمن صاحب
۱۲۵۹۰- محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۶- مرزا اصفدر جنگ
۱۲۵۹۷- منیر خاں صاحب
۱۲۶۰۰- انجمن احمدیہ چک ۱۱۲
۱۲۶۰۵- مولا بخش صاحب
۱۲۶۱۵- ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۱۸- شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۳۳- محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۳۴- میر اللہ یار صاحب
۱۲۶۳۶- محمد عطاء الرحمن صاحب
۱۲۶۴۰- بابو غلام حسین صاحب
۱۲۶۴۷- کریم بخش صاحب
۱۲۶۴۹- چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۲۶۵۰- عبدالمجید صاحب
۱۲۶۵۴- شیخ امان اللہ صاحب
۱۲۶۵۶- سید مہدی حسن صاحب
۱۲۶۵۷- محمد شفیع صاحب
۱۲۶۸۷- بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۸۹- کے ایم گل صاحب
۱۲۶۹۳- مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۰۰- مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۱- بابو احمد جان صاحب

۱۲۷۰۷- عبدالرحمن صاحب
۱۲۷۱۷- عبدالحمید صاحب
۱۲۷۱۹- شیخ جلال الدین صاحب
۱۲۷۲۱- محمد حسین صاحب
۱۲۷۲۸- محمد الدین صاحب
۱۲۷۳۱- مرزا ابوسعید صاحب
۱۲۷۳۵- ملک مبارک احمد صاحب
۱۲۷۳۸- صوفی عبدالرحیم صاحب
۱۲۷۳۹- مرزا مولا بخش صاحب
۱۲۷۴۱- پیر اکبر خان صاحب
۱۲۷۴۲- برکت اللہ صاحب
۱۲۷۴۴- مولوی عبدالرحمن صاحب
۱۲۷۵۲- قاضی محمود احمد صاحب
۱۲۷۵۶- غلام نبی صاحب
۱۲۷۵۷- ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۴- شیخ عزیز الدین صاحب
۱۲۷۷۷- محمد شفیع صاحب
۱۲۷۷۸- عبدالسلام صاحب
۱۲۷۸۱- خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳- مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۸۶- چوہدری اسعد اللہ
۱۲۷۹۰- مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۴- چوہدری منظور احمد
۱۲۷۹۸- محمد عمر محمد رفیق صاحب
۱۲۸۰۱- غلام احمد صاحب
۱۲۸۰۲- شیخ عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۵- برکت علی صاحب
۱۲۸۰۹- ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۱- حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۲۸- مرزا محمد صفدر صاحب
۱۲۸۲۹- ملک محمد شریف صاحب
۱۲۸۳۱- احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴- عبدالرشید صاحب
۱۲۸۳۹- غلام محمد اختر صاحب
۱۲۸۴۰- خدیجہ بیگم صاحبہ
۱۲۸۴۲- عبدالحمید صاحب
۱۲۸۴۴- غلام قادر صاحب
۱۲۸۴۸- ظہور الدین صاحب

۱۲۸۴۹- خیر مہدی صاحب
۱۲۸۵۱- چوہدری محمد حسین "
۱۲۸۵۷- ڈاکٹر سراج الدین احمد
۱۲۸۶۰- نیاز الدین صاحب
۱۲۸۶۳- مولوی محمد ابراہیم "
۱۲۸۷۲- حکیم فضل حق صاحب
۱۲۸۷۴- عبدالرؤف صاحب
۱۲۸۷۷- ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
۱۲۸۷۹- محمد الیاس الدین "
۱۲۸۸۴- شاہ نواز صاحب
۱۲۸۸۶- عبدالسلام صاحب
۱۲۸۹۰- چوہدری فیض احمد "
۱۲۸۹۱- محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۸۹۲- ماسٹر ولی محمد صاحب
۱۲۸۹۳- چوہدری رحمت علی "
۱۲۸۹۵- فیروز الدین صاحب
۱۲۸۹۶- بابو غلام حسین صاحب
۱۲۸۹۷- ملک فضل خالق صاحب
۱۲۹۱۸- شہزادہ عبدالقیوم "
۱۲۹۲۴- خواجہ مسعود احمد صاحب
۱۲۹۲۹- ملک ایم - کے
عبدالرحمن خاں صاحب
۱۲۹۴۷- چوہدری شریف احمد
۱۲۹۵۱- محمد اصغر علی صاحب
۱۲۹۹۵- مقبول احمد صاحب
۱۰۱۲۲- محمد افضل صاحب

۱۲۹۷۰- محمد شریف صاحب
۲۶۸- رستم خاں صاحب
۵۶۲۵- محمد عمر صاحب
۱۰۰۷۵- عبدالرحمن صاحب
۹۹۱۶- عبداللطیف صاحب

۱۱۸۷۰- صدرالدین صاحب
۱۲۲۹۰- بابو عبدالخالق "
۱۲۳۲۵- عبدالحکیم صاحب
۱۲۳۰۰- اللہ دتا صاحب
۱۲۶۵۸- شمس الدین صاحب

۱۲۷۲۴- سعید کٹی عبدالقادر صاحب
۱۱۱۶۶- قادر بخش صاحب
۱۲۰۳۷- مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۴۳۵- فضل کریم صاحب
۱۲۳۴۸۶- عبدالمجید خان صاحب

رسالہ تعلیم الدین

آٹھ مختلف ضروری اقسام کے مضامین پر مشتمل ہے۔ بچوں میں یہ رسالہ بہت سی ضروری واقفیت بذریعہ چھوٹے چھوٹے سبقوں کے پیدا کر سکتا ہے۔ قرآن مجید کی لغت اور ترجمہ اور ضروری قواعد صرف و نحو بھی دئے جاتے ہیں اسی طرح حدیث میں عمدۃ الاحکام کا ترجمہ معہ تشریح کے شائع ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی عربی کتب اور فارسی درثمین کا ترجمہ بھی چھاپا جاتا ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاوے بھی اس میں جمع کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک غیر مطبوعہ درس بھی شائع ہوتا ہے۔ غرض یہ رسالہ بچوں کی دلچسپی قائم رکھتے ہوئے دینی تعلیم کا کام کر رہا ہے۔ لیکن احباب کو اس کی طرف توجہ فرمانے کا میدان خالی ہے۔ امید ہے۔ کہ ذی استطاعت دوست یہ رسالہ اپنے بچوں کے لئے جاری فرمائیں گے جس سے ان کی دلچسپی بھی ہو گی۔ اور معلومات دین و فضائل حقہ سے وہ محروم نہیں رہیں گے۔

خاکسار

عبدالمغنی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالٰے کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر ظہور احمد صاحب مالک شفاخانہ ڈلہوزی قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر سہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ ہی ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۴-۱۵ سال قوم ارائیں کیلئے زمیندار قوم سے با روزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے یا صاحب جائیداد ہو۔ ارائیں قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ غلام محمد احمدی ٹیچر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خان ڈاکخانہ خاص۔ ضلع شیخوپورہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپیکٹس مفت مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مجرّب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درست گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے ؎عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر درد کوکھوں کا درد متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت زمرد زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی کشتہ عقیق کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سے جگر دل کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کیلئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ و امعاء یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایات کافور ہوتی ہیں۔ درد شکم اپھارہ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا از حد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت ۲۔ اونس کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

تعارف

ہومیو پیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے ہومیو پیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم اے ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپے کا نقد انعام

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری وغیرہ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپے کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے۔ اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل تعالیٰ شفایاب ہو چکے ہیں یہ ۱۹۲۲ء سے ہندوستان میں فروخت ہو رہا ہے۔ احمدی بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں اور نہ ہی آبلہ پڑتا ہے۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کیواسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے چار بکس عہ ایس ایم عثمان اینڈ کو رڑکی یو پی

فائدہ بخش طریق پر روپیہ لگانے کا نادر موقع

قریباً چھ فیصدی سالانہ منافع کا کام

صرف پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے درخواستیں کرنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی

صدر انجمن احمدیہ کو انتظام جائداد کے متعلق فوری طور پر پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے چونکہ یہ روپیہ ایسے کاموں پر لگایا جائے گا جو نفع بخش ہیں۔ اس لئے یہ محض بطور قرض حسنہ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ اس کی کفالت میں صدر انجمن احمدیہ کی ایسی جائداد رہن باقبضہ کردی جائے گی۔ جس کا معقول کرایہ ہوگا۔ اس لئے جو دوست صدر انجمن احمدیہ کے نام اور جائداد کی کفالت پر روپیہ لگا سکتے ہوں۔ وہ بہت جلد خاکسار کو اطلاع دیں۔ یہ کام روپے کو گھروں یا بنکوں میں رکھنے سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ قرضہ بالکفالت ہوگا۔ اور اس سے منافع بھی معقول ہوگا۔ اور ثواب الگ۔ الغرض یہ سودا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں جس قدر حصہ لے سکیں۔ وہ بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر روپیہ بھجوا دیں۔ اور تفصیل لکھدیں۔ نیز صیغہ جائیداد میں بنام ناظم اطلاع دے دیں۔ اگر آپ کا ارادہ اس فائدہ بخش اور موجب ثواب تجارت میں روپے لگانے کا ہے۔ تو وقت گزر جانے سے پہلے فیصلہ کرلیں۔ اگر کوئی ایک صاحب پورا روپیہ ۱۵۰۰۰ لگا دیں۔ تو ان کو آٹھ نو سو روپے سالانہ کی مستقل آمد ہو سکتی ہے۔ ایسے ارادہ رکھنے والے صاحب کو مناسب ہوگا۔ کہ بذریعہ تار اطلاع دیں

(ملک) مولا بخش پنشنر ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں!

الہ آباد ۲۷ جون آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں اناؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے سوشلسٹ کانگرس کارکن ایک لاکھ کسانوں کا جتھا مرتب کر رہے ہیں۔ جو یو۔ پی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے روز ایوان کی طرف مارچ کریں گے۔ اور اعلان کریں گے کہ انہیں موجودہ آئین منظور نہیں۔

بمبئی ۲۷ جون "کرانیکل" کا نامہ نگار مقیم الہ آباد لکھتا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو وائسرائے کے پیغام سے مطمئن نہیں۔ اور انہوں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں وزارتیں قبول کرنے کی سخت مخالفت کریں۔

الہ آباد ۲۷ جون مسٹر موہن لال سکسینہ کو کلکتہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابینہ بنگال نے سینکڑوں سیاسی نظر بندوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے مگر وہ کچھ پابندیاں عائد کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کے لئے مسٹر سکسینہ کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔

شملہ ۲۷ جون ملاپ لکھتا ہے کہ سر سکندر حیات خان نے تمام سرکاری افسروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ اگر انہوں نے کسی مقام پر فرقہ وار منافرت کو بھڑکانے میں مدد دی۔ تو انہیں نہ صرف ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ بلکہ سخت سزائیں دی جائیں گی۔

لاہور ۲۷ جون پنجاب کے موجودہ فنانشل کمشنر مسٹر لطیف اگست میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی جگہ مسٹر ڈابسن فنانشل کمشنر ہوں گے۔

لاہور ۲۷ جون لاہور کے ایڈ منسٹریٹر میکنب کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لاہور سے جا رہے ہیں۔ اور جالندھر کے کمشنر مقرر ہو کر وہاں جا رہے ہیں

شملہ ۲۷ جون ریلوے کی آمدنی کو بڑھانے اور مصارف کو کم کرنے کے لئے ویجووڈ کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ آج اس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ کمیٹی نے ریلوے کی آمدنی پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے سو سجاتی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آمدنی کی ترقی سب سے پہلے ۳۴-۱۹۳۳ء میں نمودار ہوئی تھی رپورٹ میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی سرکاری ریلوں میں اتنی کفایت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ وہ اپنے سرمایہ پر چار فیصدی سود ادا کر سکیں۔ کمیٹی نے تخفیف اخراجات کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان کی ہیں۔ (۱) سنٹرل پبلسٹی بورڈ کے منٹو پارک والے دفتر کو بند کر دینا چاہیئے (۲) اعلیٰ درجوں کے ڈبوں میں مسافروں کی گنجائش کم رکھنی چاہیئے۔ (۳) فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کو ملا دینا چاہیئے۔ (۴) اکثر برانچ لائینوں سے فرسٹ کلاس کو منسوخ قرار دینا چاہیئے۔"

لاہور ۲۷ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان نے مرکزی اسمبلی کی امیدواری کیلئے پانچ سو روپیہ کی جو ضمانت جمع کی تھی وہ قرق کر لی گئی ہے۔ قرقی اس بنا پر ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص نے ان سے کچھ روپیہ لینا تھا۔ اس نے عدالت میں دعویٰ دائر کر کے۔ ڈگری حاصل کر لی چنانچہ عدالت سے احکام جاری کئے گئے جن کی بنا پر مولوی صاحب کی ضمانت قرق کر لی گئی۔

لاہور ۲۷ جون کچھ عرصہ ہوا۔ اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر کولڈ سٹریم ریٹائر ہونے کے بعد ریاست کپورتھلہ کے وزیر اعظم مقرر ہوں گے۔ لیکن اب اس سلسلہ میں تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جسٹس کولڈ سٹریم نہیں بلکہ مسٹر ڈارلنگ فنانشل کمشنر ریاست کپورتھلہ کے وزیر اعظم ہونگے

دہلی ۲۷ جون ہندوستان کے مختلف مقامات سے طغیانی اور اتلاف جان کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ رانی کھیت کے نزدیک دریائے گاگھر کی طغیانی سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اور کم و بیش اس علاقہ کے پندرہ اشخاص سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ بعض گاؤں پانی کی رو میں بہ گئے ہیں۔ کولمبو سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو سو ماہی گیر پانی کی زد میں آ گئے جنہیں بمشکل تمام بچایا گیا۔

جالندھر ۲۷ جون حکومت پنجاب نے "ویدک میگزین" جالندھر کے ایک پرچہ کو قانون مطابع کے ماتحت ضبط کر لیا ہے۔ اس رسالہ میں ایک قابل اعتراض مضمون "قرآن الہام کی کسوٹی پر" شائع ہوا تھا۔ رسالہ اور پریس سے پانچ سو روپیہ کی ضمانت بھی طلب کی گئی ہے۔

انگورہ ۲۷ جون ترکی پارلیمنٹ نے ایک مسودہ قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے جو ترک غیر ملکی عورت سے شادی کرے گا۔ اسے سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا

شملہ ۲۷ جون پنجاب میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب ایسے قیدیوں کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہے جنہیں بعض خیالات کے اظہار پر ماخوذ کیا گیا ہے۔ لیکن جنہیں سنگین جرائم کے سلسلہ میں قید کیا گیا ہے۔ ان کی رہائی کے مسئلہ پر غور نہیں کیا جائیگا۔ امید ہے۔ کہ اس سلسلہ میں حکومت اپنے فیصلہ کا جلد اعلان کر دے گی۔

شملہ ۲۷ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ شملہ کی آل پارٹیز کانفرنس میں ایک مرتبہ پھر یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ پنجاب میں تعین نشست کے ساتھ مخلوط انتخاب رائج کیا جائے۔ وزیر اعظم کو مختلف فرقوں کے لیڈروں مثلاً راجہ نریندر ناتھ ڈاکٹر گوپی چند اور گیانی شیر سنگھ کی طرف سے پوری پوری تائید کا یقین دلایا گیا ہے۔

راولپنڈی ۲۶ جون گزشتہ شب راولپنڈی کے ایک بازار میں فرقہ وار فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان ٹانگہ ڈرائیور اور سکھ جھٹکئی کے درمیان جھگڑا ہو گیا بعض سکھ جو دوکان کے اندر تھے ٹانگہ ڈرائیور کی طرف لپکے ادہر جامع مسجد کی طرف سے مسلمانوں کی ایک جماعت بھی آ پہنچی اور لڑائی شروع ہونے والی تھی۔ کہ ٹیلیفون پر اطلاع پا کر پولیس کی ایک جمعیت آ گئی جس نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شام میں ترکوں اور عربوں کی باہم مناقشت نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ حکومت شام نے قوم پرستوں کے ہنگامہ سے مرعوب ہو کر تمام اداروں سے ترک ملازمین کو برطرف کر دیا ہے۔ اس سے ترکوں میں شدید ہیجان پیدا ہو رہا ہے جمہوریہ ترکیہ کے اکثر ارکان کا خیال ہے۔ کہ حکومت شام فرانس کے اشارے پر ترکوں کو ذلیل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ترک فرانسیسیوں اور شامیوں کی ان حرکات کا پورا پورا جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔

سرینگر میں مسلمانوں کے جلوس پر گولی چلادی گئی

(تار بنام الفضل)

سرینگر ۲۸ جون۔ مسلمانوں نے ایک جلوس ہندو اخبار "مارتنڈ" کے دل آزار کلمات کیخلاف احتجاج کے طور پر نکالا۔ پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا۔ اسکے بعد گولی چلادی جسکے نتیجہ میں ایک مسلمان جاں بحق ہوا۔ اور متعدد زخمی ہو گئے۔ نہتے مسلمانوں پر پولیس کے فائرنگ کی وجہ سے ہندوؤں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور مسلمانوں میں اضطراب و خوف کی لہر دوڑ گئی ہے۔ میر واعظ یوسف شاہ صاحب کو گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا گیا ہے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible]